السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں ہر سال اکیس مارچ کو ایک خصوصی جشن منایا جاتا ہے جس کا نام عیدالام (جشن مادر) ہے اس جشن میں سب لوگ شریک ہوتے ہیں۔کیا یہ حلال ہے یا حرام؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شرعی عیدوں کے علاوہ تمام عیدیں ایسی بدعت ہیں جن کا سلف صالحین میں نام ونشان تک نہ تھا۔ بلکہ بسا اوقات توان کا آغاز غیر مسلموں کے ہاتھوں ہوا، لہذا ایسی عیدیں منانا بدعت کے ساتھ ساتھ غیر مسلموں کے ساتھ مشابہت بھی ہے۔ شرعی عیدیں مسلمانوں کے ہاں معروف ہیں اور وہ ہیں عیدالفطر، عیدالاضحیٰ اور جمعة المبارک۔ ان تین عیدوں کے علاوہ اسلام میں کسی اور عید کا کوئی تصور نہیں ہے۔ ہر وہ عید جوان کے علاوہ گھڑی جائے گی وہ گھڑنے والوں کے منہ پر ماری جائے گی اور شریعت میں باطل قرار پائے گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

(مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ، فَهُوَ رَدٌّ) (متفق علیہ)

''جو شخص ہمارے دین میں کسی ایسی نئی چیز کو رواج دے گا جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ مردود ہوگی۔''

یعنی وہ اس کے منہ پر ماردی جائے گی اور اللہ کے ہاں شرف قبولیت حاصل نہیں کرسکے گی۔ دوسری جگہ یوں فرمایا ہے:

(مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عليه أمرُنا هذا فهو رَدٌّ) (صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، سنن ابن ماجہ ومسند احمد 2 146)

''جو شخص ایسا عمل کرے گا جس پر ہماری تصدیق نہیں تو وہ مردود ہوگا۔''

جب یہ واضح ہو چکا تو خاتون نے جس عید کے بارے میں سوال کیا ہے اور جس کا نام اس نے ''عیدالام'' (جشن مادر) بتایا ہے تو اس میں مسرت وشادمانی کا اظہار کرنا اور تحائف وغیرہ پیش کرنا ناجائز ہے۔ مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے دین پر (اکتفا کرے اور اسی پر) نازاں وفرحاں رہے اور اس بارے میں اللہ اور اس کے رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حدود وقیود متعین فرمائی ہیں ان کا مکمل احترام کرے، ان میں کمی بیشی کی اجازت ہرگز نہیں ہے۔ یہی بات مسلمان کے شایان شان ہے کہ وہ کسی کا دم چھلا بن کر نہ رہے اور نہ ہی غلامانہ ذہنیت کا اظہار کرے۔ اس کی شخصیت شریعت الٰہیہ کے تقاضوں کے مطابق ہونی چاہیے، اسے تابع نہیں بلکہ متبوع، مقتدی نہیں بلکہ مقتدیٰ بن کر رہنا چاہیے۔ الحمد للہ! شریعت اسلامیہ ہر لحاظ سے کامل ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

(الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا) (المائدہ 5 3

''آج میں نے تمہارے لیے دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے اور میں نے تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کیا ہے۔''

ماں کا حق اس سے کہیں زیادہ ہے کہ بس سال میں ایک بار اس کی یاد منالی جائے۔ اولاد کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہر وقت اور ہر جگہ شرعی حدود کا احترام کرتے ہوئے ماں کی اطاعت وفرمانبرداری بجالائے اور اس کا ہر طرح سے خیال رکھے۔ شیخ محمد بن صالح عثیمین

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ برائے خواتین

عقیدہ، صفحہ: 60

محدث فتویٰ